

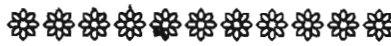
معلوم ہوا کہ شرم و حیا ہر قوم و ملت کے اہل شرافت میں پائی جاتی تھی۔ اسلام نے اس نفسیاتی خوبی کو مزید تقویت دی، حتیٰ کہ زن و شو کے مابین جائز جنسی تعلق کے دوران بھی اسی وصف کے تحفظ کی خاطر نہ صرف برنگی سے منع کیا بلکہ ایسا کرنے والوں کو بدترین جانور سے تشبیہ دی۔ فرمان نبوی ہے: ”اِذَا اتَىٰ أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَلْيَنْتَبِعْ وَلَا يَتَجَدَّ تَجَدُّدَ الْعَبْرَيْنِ“ [ابن ماجہ، النکاح: ۱۹۲۱] ”جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ سے ہم بستر ہو تو پردے کا اہتمام کرے اور گدھوں کی طرح نہ نگانہ ہو جائے۔“

شرم و حیا ایک اعلیٰ درجہ کی صفت ہے، لیکن اظہارِ حق کے تقاضے کو بہر حال اس پر فوقیت حاصل ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٰ اَنْ يُّبْضِرَ مَثَلًا مَا بَعُوْضٌ فَمَا فَوْقَهَا﴾ [البقرہ: ۲۶] ”بے شک اللہ تعالیٰ کسی مثال کے بیان کرنے سے شرماتا نہیں، خواہ وہ مچھر کی مثال ہو یا اس سے بھی کمتر چیز کی۔“

یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہؓ انصاری خواتین کے شوقِ حصولِ علم کو خراجِ تحسین پیش کرتی ہوئی فرماتی ہیں: ”نعم النساء النساء، انصار، لم يكن يمنعهن الحياء ان يتفقهن في الدين“ [مسلم، الحيض: ۶۱] ”انصاری عورتیں کن قدر بہترین ہیں، کہ ان کی شرم و حیا دین کا فہم حاصل کرنے میں رکاوٹ نہیں بنتی۔“ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں: ”لا يتعلم العلم مستحي ولا متكبر“ [بخاری] ”وہ شخص علم سے کورا رہتا ہے جو اس راہ میں شرم و حیا یا تکبر کی صفت سے متصف ہو۔“

معلوم ہوا کہ اظہارِ حق اور حصولِ علم ایسی اہم ترین چیز ہے جس کی راہ میں شرم و حیا جیسی اچھی صفت بھی روڑا اٹکائے، تو وہ اپنی خوبی کو ہڈی سے ہے۔ [منہاج المسلم: ۱۳۶-۱۳۸]

(جاری ہے)



سات سالہ دور ”ششماہی“ گزر کے کامیاب

ہو مبارک اب تو ”سہ ماہی“ بنا ہے التقواۃ

سہ ماہی مجلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ التقواۃ کی مجلسِ ادارت اور مشاورت کے فیصلے کے مطابق اسے 64 صفحات پر مشتمل ہونا چاہئے تھا، لیکن جلد نمبر کی ابتدا آئندہ سال کے آغاز سے کرنے کی خاطر شماره: 15 کی ضخامت میں نمایاں کمی نہیں آنے دی گئی ہے۔ ان شاء اللہ شماره: 16 کے بعد حسبِ فیصلہ 64 صفحات ہی شائع ہوں گے اور تب سے اس کی قیمت میں بھی مناسب کمی کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

آپ کے روز افزوں تعاون کا شکر گزار: ادارہ التقواۃ